Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 20, 2025

Resolution of Social Conflicts in the Light of the Prophetic Seerah

سیرت طیبہ کی روشنی میں سماجی اختلافات کا حل

Zeeshan Farooq
Hod Department of English
Superior College Main Campus Lahore
E-mail: Xee.farooq@gmail.com

Muhammed Suleman Azam
MPhil Scholar, Islamic Department
Minhaj University Lahore
E-mail: sulemanazam96@gmail.com

Kalsoom Haidery
MPhil Scholar, Islamic Department
Minhaj University Lahore
E-mail: kalsoomhaidery1214@gmail.com

Abstract

The blessed biography of the Prophet Muhammad ﷺ is not only a spiritual and religious guide but also a comprehensive social charter. In today's world, increasing social divisions, class conflicts, ideological polarization, and intolerance are pressing challenges. The Prophetic Seerah offers exemplary guidance rooted in justice, compassion, dialogue, and tolerance. This paper explores how the Prophet ﷺ addressed and resolved social differences among tribes, faiths, and social classes through wisdom, patience, and practical strategies. The study concludes that applying the Seerah's principles to modern societal systems can lead to sustainable peace, interfaith harmony, and social justice.

Keywords: Seerah of the Prophet, Social Conflicts, Interfaith Harmony, Tolerance, Justice and Equity

سماجی اختلافات ہر انسانی معاشرے کا ایک فطری پہلو ہیں، لیکن ان اختلافات کو خوش اسلوبی سے حل کرنا اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہی کامیاب معاشروں کی علامت ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں ہمیں

CC BY

اختلافات کے حل کے ایسے روشن اصول اور عملی نمونے ملتے ہیں جو آج کے پیچیدہ سماجی حالات میں بھی راہنما حیثیت رکھتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا طرزِ عمل ہمیشہ صبر، برداشت اور رواداری پر مبنی رہا۔ مدینہ میں مختلف مذاہب، قبائل اور ثقافتوں کے درمیان آپ نے کبھی نفرت یا شدت کو فروغ نہیں دیا۔ مدینہ کے یہودی قبائل سے میثاقِ مدینہ ایک ایسا معاہدہ تھا جس میں مختلف قوموں کو ان کی شناخت کے ساتھ جینے کا حق دیا گیا۔

سیرتِ طیبہ میں سماجی اختلافات کے حل کے جو اصول ملتے ہیں وہ آج کے معاشروں کے لیے ایک مکمل نظام فراہم کرتے ہیں۔ اگر ہم رواداری، عدل، مشاورت اور اخلاق کے ان اصولوں کو اختیار کریں تو نہ صرف اختلافات کم ہو سکتے ہیں بلکہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

قصاص، جرائم کا حل

سماج میں مختلف طبقات، گروہوں یا برادریوں کے درمیان تنازعات اور دشمنیاں اکثر خونریزی کا سبب بنتی ہیں۔ اگر ایسے جرائم کے لیے کوئی قانونی، منصفانہ اور مہذب نظام موجود نہ ہو تو لوگ خود انتقام لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جو مزید فساد اور خانہ جنگی کو جنم دیتا ہے۔ سماجی زندگی کے فساد کے تدارک کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰي اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ([1])

CC BY

"اے ایمان والو! تم پر مقتولین کے خون (ناحق) کا بدلہ لینا فرض کیا گیا ہے ' آزاد کے بدلہ آزاد، غلام کے بدلہ غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت، سو جس (قاتل) کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا گیا تو (اس کا) دستور کے مطابق مطالبہ کیا جائے اور نیکی کے ساتھ اس کی ادائیگی کی جائے یہ (حکم) تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے، پھر اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے"

اب اگر اسلام کے اس نظام قصاص پر عمل شروع کر دیا جائے تو لوگ ایسے جرم کے انجام کو سامنے رکھتے ہوئے کسی پر اس طرح کا ظلم نہیں کریں گے کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ بدلہ میں ہمیں بھی اس سزا کا سامنا کرنا ہو گا اور وہ اس جرم کے ارتکاب سے رک جائیں گے جس سے معاشرہ خوشحالی کا مظہر ہو گا۔

بے حیائی

دور جدید کے سماج میں بے حیائی کو اتنا پھیلا دیا گیا ہے کہ الا ماشاءاللہ لوگ اسے برائی سمجھتے ہی نہیں بلکہ کچھ لوگ تو بے پردگی اور جسمانی نمود و نمائش کو ماڈرنزم اور روشن خیالی قرار دیتے ہیں لڑکے لڑکی کی دوستی فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں لیکن نتائج واثرات کا اندازہ وہی لگاتا ہے جسکی بیٹی صبح گھر سے نکلتی ہے اور پھر رات کو گھر نہیں آتی۔ بے حیائی کی اس بگڑتی ہوئی صورت حال نے حوا کی بیٹی کو اس قدر حواس باختہ کر دیا ہے کہ اسے برائی برائی ہی نہیں لگتی کیونکہ جب انسان کے اندر سے حیاء ختم ہو جاتی ہے تو پھر وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا، شاید اسی فکر کے حامل لوگوں کی بے حسی کا ذکر کرتے ہوئے پیغمبر مہربان ﷺ نے فرمایا تھا کہ

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شئت([2])

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 20, 2025

کہ تم میں حیا نہ ہو تو پھر جو جی میں آئے کر گزرو

اگر دیکھا جائے تو موجودہ لبرل ازم اور سیکولر ازم سوچ رکھنے والے سماج میں بے حیائی ہی بنیادی وجہ ہے کہ ان لوگوں کو برائی برائی ہی نہیں لگتی اور وہ بے حیائی و برائی کے کاموں کو بھی اچھائی سمجھ کر پیش کرتے ہیں۔

عیش پرستی

سماج کی تشکیل میں عیش پرستی نہ صرف خامی ہے بلکہ بہت بڑی رکاوٹ بھی ہے کیونکہ یہ ایک خامی سماج کی بہت ساری قدروں کو ختم کر دیتی ہے۔ ایک فرد ذاتی سہولیات کے حصول میں لوگوں کی اور ان کے حقوق کی پامالی کرتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ حلال و حرام کی تمیز بھی چھوڑ دیتا ہے اسکا اظہار اسکی ہر چھوٹی بڑی بات سے نظر آتا ہے۔ اسکا کھانا پینا اسکا لباس اسکی رہائش اور پھر سب سے بڑھ کر اسکی بری محفلیں، ظلم و زیادتی کے اقدامات اور بے حیائی پر مبنی تعلقات اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ عیش پرستی کی گمراہی میں کھو چکا ہے۔

ایسے لوگ سماج کی اچھی اقدار کو ختم کر دیتے ہیں لہذا انکی اصلاح سے ہی سماج کی اچھی قدروں کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ اس خامی کی اصلاح کے لیے دو اقدامات انتہائی ضروری ہیں پہلا یہ کہ اپنے سے کم تر کی طرف نظر رکھنا اور شکر کے جذبات ابھارنا۔ مشاہدے اور تجربے سے یہ ثابت ہے کہ جب بھی کسی نے اپنے سے کم تر پر غور کیا ہے وہ بے اختیار شکر کے کلمات ادا کرتا ہے۔

اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیاوی معاملے میں اپنے سے کم تر کو دیکھو، فرمایا:

انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ
فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ (3)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔

اس حدیث میں اپنی امت کی خیر و بھلائی چاہنے والے ایک عظیم حکیم حضرت محمد ﷺ نے پر سکون زندگی گزارنے کا پر حکمت نسخہ بتایا ہے۔ اس نسخے پر عمل کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ انسان اپنے سے کم تر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرے گا، اور کبھی بھی اس کے دل میں لالچ اور حسد پیدا نہیں ہو گا۔ کیونکہ حسد ہمیشہ اس شخص میں پیدا ہوتا ہے جس کی نظر اپنے سے زیادہ مال دار لوگوں پر ہوتی ہے۔ جب یہ بیماری ایک بار کسی کو لگ جاتی ہے تو اس کا نقصان حاسد کو تو ہوتا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ دوسرں کے نقصان کے لیے بھی اپنی ساری توانائیاں صرف کر دیتا ہے۔[4]

مفاد پرستی

سماج میں لوگ اپنے مفاد کی خاطر دوسرے کے حق کو غصب کرنا حق بجانب سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے سماج بری طرح متاثر ہوا ہے لوگوں کے درمیان حقوق چھیننے کی جنگ جاری ہے اور اس کے نتیجے میں آپس کی دشمنیاں جنگ و جدل کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ بھائی بھائی سے جدا ہو کر قطع رحمی جیسا بڑا گناہ کر رہا ہے دوست آستین کا سانپ بن کر خیانت و دھوکہ دہی جیسی برائیوں کا ارتکاب کر رہا رہے ہیں اور سماجی ماحول میں زہر گھول رہے ہیں۔

نبوی سماجی تعلیمات میں خیر خواہی اور ایثار و قربانی جیسے خوبصورت احساسات کی ترغیب و تلقین کی گئی ہے تاکہ لوگ مفاد پرست کی بری سوچ سے آزاد ہو کر سماجی زندگی کو محبت کا گھوارہ بنائیں۔ مفاد پرستی سے بچنے کا

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 20, 2025

پہلا ذریعہ یہ ہے کہ لوگ اپنی سوچ اور فکر میں حقیقی اور سچی بات کو ہمیشہ یادرکھیں کہ مال و دولت اور سب نعمتوں کی تقسیم اللہ کے اختیار میں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے

إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [5]

بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اس پورے اختیار کے باوجود اللہ نے ہمیں بتایا کہ جو صبر و شکر کرتا ہے میں اسے زیادہ دیتا ہوں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ [6]

البتہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا، اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جو زیادہ کے حصول کی خواہش رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو زیادہ دیں گے اور اسکے پاس موجود نعمتوں میں خیر وبرکت ڈال دیں گے مزید یہ کہ اس کو نقصان اور مصیبتوں سے بچالیں گے یہ طریقہ کتنا شفاف ہے کسی کا حق بھی نہیں مارا جائے گا اور نہ ظلم وزیادتی کرنی پڑے گی۔لہذا سماج میں نفرت ودشمنی کا امکان ہی ختم ہو جائیگا۔

حسد

حسد جیسی برائی میں مبتلا لوگ دوسروں کے لئے رکاوٹیں پیدا کر کے دل کا نام نہاد سکون سمجھتے ہیں حالانکہ حسد کی آگ ان کے دل میں اور زیاد بھڑکتی ہے یہاں تک کہ خود انہیں بھی کھا جاتی ہے ان سب سماجی

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

برائیوں کو ختم کرنے کے لیے ہمارے پاس نبوی سماجی تعلیمات موجود ہیں جنہیں عمل میں لاکر سماج میں اعلیٰ اقدار کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ تعلیمات اسلامیہ اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حسد کی بیماری بنی نوع انسان میں شروع سے چلی آرہی ہے۔ دور نبوت میں اس بیماری نے یہود کو مسلمانوں کا دشمن بنا دیا جو ختم ہونے کی بجائے دن بدن بڑھتی گئی۔ اسکی بنیادی وجہ بھی مسلمانوں کو حاصل ہونے والی نعمتیں تھیں جس کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہوا ہے:

آم يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا أَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ([7])

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔

ایک کافر قوم کا مسلم قوم سے حسد تو معمول ہے مگر یہ بیماری ہمارے مسلمان معاشرہ میں اس قدر عام ہوچکی ہے کہ کوئی بھی شخص دوسرے کو خوش حال دیکھنا گوارہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سماج میں جادو ٹونے سے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے محنت کی جاتی ہے اور ایسے لوگ دوسروں کی پریشانیوں پر خوش ہوتے ہیں۔

عزت و آبرو

یہ دونوں عناصر بھی سماج میں بگاڑ کی وجہ بنتے ہیں اور اگر غور کیا جائے تو زیادہ تر بگاڑ ان کی ہی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسروں کے مال کو ناجائز طریقوں سے اپنے قبضہ میں لینا اور دوسرا لوگوں کی عزت و آبرو کا خیال نہ رکھنا۔ اسلام نے ان دونوں اقدام کو حرام قرار دیا ہے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے تحفظ مال اور تحفظ عزت پر زرد دیتے ہوئے فرمایا:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ([8])

ھر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے دوسروں کی عزت و آبرو کو اچھالنے والے کو سماج کا بدترین شخص قرار دیتے ہو فرمایا:

بِحَسْبِ امْرِء مِنَ الشَّرِ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ المسلم ([9])

کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے

مذکورہ احادیث میں سماج کے اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی تعلیم دی گئی ہے تا کہ اس سماج کو صحیح معنوں میں اسلام کے تابع کیا جائے جس کی بدولت یہی سماج دنیا کا بہترین سماج بن کر دنیا کے نقشہ پر ابھرے۔([10])

سماجی عدل

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جس سماج میں عدل و انصاف کی بالا دستی و حکمرانی ہوتی ہے اس سماج میں لڑائی جھگڑے بہت کم ہوتے ہیں اور اس سماج میں رہنے والے لوگ آپس میں محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب ہر انسان کو اس کا حق اسلام کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ملتا ہے تو وہ اسے خوشی خوشی قبول کر لیتا ہے اور اس کے دل میں یہ ملال نہیں رہتا کہ اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور نہ ہی وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ انتقامی کاروائی کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پورا سماج ہنسی خوشی زندگی بسر کرتا

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

ہے ہوا نظر آتا ہے۔ سماج میں لڑائی جھگڑے کے خاتمہ کے لیے اللہ تعالی نے سورہ حجرات میں بہترین اصول بیان کیا ہے، فرمایا:

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ(11)

اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے، پھر اگر وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

اس آیت میں بتایا جارہا ہے کہ مسلمانوں میں کسی بھی وجہ سے لڑائی ہو سکتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس لڑائی کو ختم کروانا مسلمانوں کے اس گروہ کی ذمہ داری ہے۔(12)

صبر و شکر

آج کا سماج بہت سی غیر اخلاقی بیماریوں کی دلدل میں پھنس چکا ہے اس سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دیے ہوئے سماجی تصورات اور اصولوں کو اپنایا جائے۔ جس سماج کی تشکیل رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی اس میں صبر و شکر جیسی بے مثال خوبیاں نمایاں تھیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے سماج کے لوگوں کو یہی

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 20, 2025

تعلیم دی کہ بندہ مومن دو حالتوں سے الگ نہیں سکتا، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمایا:

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ اللَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَا شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ([13])

مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مومن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اسے نے شکر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے۔

یہی وہ دو چیزیں تھیں جن کی وجہ سے قرون اولی کے مسلمانوں کے دلوں سے حرص ولالچ کا خاتمہ ہوا لوگوں نے دنیا کی عارضی دولت کو حاصل کرنے کا لالچ کرنے کی بجائے اخروی کامیابی کی ابدی کامیابی کے لیے محنت کی ایسے لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَمَنْ يُوقَ شُحَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ([14])

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا جائے پس وہی لوگ کامیاب ہیں

جبکہ ہمارے سماج کی حالت بالکل اس کے برعکس ہے یہاں جس انسان کے پاس جتنا زیادہ مال ہے وہ اتناہی زیادہ لالچی ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ دنیا کا سارا مال اس کو ملے جائے ایسے لالچی انسان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

لو كان لابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَّا بُتَغَى وَادِيًا قَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ[15]

اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری حاصل کرنا چاہے گا آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اسی کی طرف توجہ فرماتا ہے جو (اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبوی سماج کی خوبصورتی انہی اصولوں کی وجہ سے تھی کہ آپ ﷺ نے ایک طرف سماج کو صبر و شکر کی تعلیم دی تو دوسری طرف حرص و لالچ جیسی قبیح بیماری کے خوفناک انجام سے خبر دار کیا۔لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے سماج کو نبوی سماج کی رہنمائی میں از سر نو تشکیل دیں۔

صلہ رحمی

لوگوں کے ایک ساتھ رہنے کا نام سماج ہے اور اس سماج کا حسن مضبوط رشتوں سے مربوط ہے جس سماج میں رشتوں کا تقدس مقدم رکھا جاتا ہے وہاں اخلاص اور محبت وپیار دیکھنے کو ملتا ہے۔اسلامی سماج میں ہمیشہ رشتوں کو جوڑنے کی سعی کی جاتی ہے تاکہ سماج کے تمام لوگ اس کی لازوال برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

قرآن کریم نے رشتوں کو جوڑنا ایمان والوں کی صفت خاص بتایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ [16]

اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

جس طرح معاشرہ میں کفر و شرک کو فتنہ و فساد قرار دیا گیا ہے اور اسے قتل سے بھی بڑا جرم بتایا ہے اسی طرح قرابت داری توڑنے کو بھی فتنہ و فساد قرار دیا ہے کیونکہ رشتہ داروں قطع تعلقی کا لازمی نتیجہ لڑائی جھگڑا کی صورت میں نکلتا ہے جبکہ رشتوں کو جوڑنے کا لازمی نتیجہ معاشرے میں امن وامان اور محبت وپیار ہے۔

انسانی حقوق

سماج کا امن و سکون، تعمیر و ترقی اور کامیابی و کامرانی اس میں زندگی گزارنے والے لوگوں کی باہمی محبت، تعاون و ہمدردی اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض سے ہی ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام تہذیبوں میں انسانی حقوق (Human Rights) کی حفاظت کے لیے قوانین بنائے جاتے ہیں۔ لیکن دین اسلام نے انسانی حقوق کی حفاظت اور ان کی درست تقسیم کے جو اصول دیے ہیں وہ سب سے اعلیٰ ہیں ان کی ادائیگی کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

وَ آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَ الْمِسْكِينَ وَ ابْنَ السَّبِيلِ([17])

اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو

ان کا حق یہ ہے کہ ہر صورت ان سے میل جول اور تعلق قائم رکھا جائے، انھیں دین کی دعوت جاری رکھی جائے، ان کی خوشی اور غم میں شرکت کی جائے۔ جب بھی انھیں مدد کی ضرورت ہو مال و جان سے ان کی مدد کی جائے۔ ان حقوق میں صرف کسی کو صدق و خیرات دینا حقوق میں شامل نہیں بلکہ ہر انسان کو حق وراثت، جینے کا حق، عزت و احترام کا حق، مذہبی آزادی کا حق، معاشی حق، معاشرتی حق، تعلیم کا حق اور علاج و معالج کا حق دینا بھی اس میں شامل ہیں۔ ان تمام حقوق کی درست و صحیح تقسیم ہی سماج میں ہمیشہ کے سکون کا ضامن ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 20, 2025

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ میں انسانی حقوق کو یقینی بنایا گیا جس کی برکت سے پورا سماج امن وامان کا گہوارہ بن گیا۔([18])

خلاصہ بحث

کسی بھی جگہ رہنے والے لوگ جب وہ ایک خاص نظریہ یا تہذیب کے حامل بنتے ہیں تو اس سے سماج تشکیل پاتا ہے جو اپنی خوبیوں یا خامیوں کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے باہم رویے سے ہی سماج کے اپنے اچھے اور برے ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جب لوگ حقیقت پسندانہ فکر اور تعاون و ہمدردی کے جذبات سے سرشار ہوں اور ان کے دلوں میں دوسروں کی محبت موجود ہو تو یقیناً ایسا سماج ہی ایک بہترین سماج ہوتا ہے ایسا سماج اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دوسروں کی مدد کرنے میں سکون قلب حاصل کرتا ہے۔ جبکہ وہ سماج جہاں دوسروں کے لیے ہمدردی، باہمی تعاون، احترام انسانیت کا فقدان ہو اور نفرت، حسد، لالچ، مفاد پرستی عام ہو وہ جنگ وجدل کا دنگل بن کر رہ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عرب کے ایک ایسے سماج کو امن و امان کا گہوارہ بنایا جو کئی طرح کی خرابیوں کی وجہ سے میدان جنگ بنا ہوا تھا لہذا آج بھی نبی ﷺ کے اس طریقہ کار کو اختیار کر کے ہم اپنے سماج کا ایک مثالی سماج بنا سکتے ہیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 20, 2025

حوالہ جات

[1] :القرآن،178:2

[2] :ترمذی، محمد بن عیسیٰ(1419ھ)السنن، مصر، دارالقلم، رقم:1927

[3] : سجستانی، سلیمان بن اشعث،(س ن) سنن، بیروت، دارالتراث، رقم:1203

[4] : دہلوی، شاہ ولی اللہ،(س ن)اختلافی مسائل میں راہ اعتدال، لاہور، دارالاسلام، ص:155

[5] :القرآن،106:2

[6] :القرآن،7:14

[7] :القرآن،54:4

[8] :بخاری، محمد بن اسماعیل،(1402ھ)،الصحیح، بیروت، دار التراث، رقم:2039

[9] :بخاری، محمد بن اسماعیل،(1402ھ)،الصحیح، بیروت، دار التراث، رقم:2483

[10] :عبدالباری،(س ن)اسلام میں آزادی رائے، دہلی، آبجیکٹو سٹڈیز، ص:99

[11] :القرآن،9:49

[12] : دہلوی، شاہ ولی اللہ،(س ن)اختلافی مسائل میں راہ اعتدال، لاہور، دارالاسلام، ص:120

[13] :القشیری، مسلم بن حجاج، 2003ء، صحیح مسلم، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، رقم:1003

[14] :القرآن،16:64

[15] :القشیری، مسلم بن حجاج، 2003ء، صحیح مسلم، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، رقم:1652

[16] :القرآن،21:13

[17] :القرآن،106:2

[18] :عبدالباری،(س ن)اسلام میں آزادی رائے، دہلی، آبجیکٹو سٹڈیز، ص:99

CC BY